

آئیں عمرہ کریں

تصنیف، ترویج و تدوین

مفتی سعید الزماق

فاضل جامعہ دارالعلوم

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ سیدی نوری قادری

المنار پبلشرز
لاہور

آئیں عمرہ کریں

اصحیح، ترتیب و تدوین

مفتی سعید عبدالرزاق

فاضل جامعہ ظہریہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ ہنوی مائون گڑھی

طیلس پبلشرز
پشاور، پاکستان

جلد حق حق ناشر محفوظ ہیں



کتاب کا نام: ————— آئیں عمرہ کوس

مصنف: ————— مفتی محمد عبدالرزاق

طبع اول: ————— جون ۲۰۱۳

ناشر: ————— النبا پبلشرز

باہتمام: ————— جمیل احمد

فہرست

۱	کیا؟ کیوں؟ کیسے؟	۱
۲	چند ضروری باتیں	۲
۹	انقشہ افعال عمرہ	۳
۱۱	عمرہ کا مختصر طریقہ	۴
۱۲	احرام	۵
۱۲	احرام باندھنے سے پہلے کے چند ضروری کام	۶
۱۳	واجبات احرام	۷
۱۵	احرام باندھنے کے بعد کے اعمال	۸
۱۶	گھر سے روانگی	۹
۱۷	نیت	۱۰

۲۰	بیت اللہ پر پہلی نظر	۱۱
۲۱	افعال عمرہ	۱۲
۲۲	طواف	۱۳
۲۲	واجبات طواف	۱۴
۲۳	محرمات طواف	۱۵
۲۴	مکروہات طواف	۱۶
۲۶	طواف شروع کرنے سے پہلے	۱۷
۲۷	طواف کی نیت	۱۸
۲۹	طواف کا طریقہ	۱۹
۳۱	ملتزم پر دعا	۲۰
۳۲	طواف کی دو رکعت	۲۱
۳۳	آب زم زم	۲۲

۳۴	سعی اور احکام سعی	۲۳
۳۵	واجبات سعی	۲۴
۳۵	مکروہات سعی	۲۵
۳۷	سعی کا طریقہ	۲۶
۳۹	حلق یا قصر	۲۷
۴۱	عمرے کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کیے جانے والے اعمال	۲۸
۴۲	حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل	۲۹
۴۵	مدینہ منورہ کا سفر	۳۰
۵۳	درود و سلام	۳۱

کیا؟ کیوں؟ کیسے؟

بفضلہ تعالیٰ پچھلے کئی سالوں سے ”آئیں حج کریں“ کے ایڈیشن شائع ہو رہے ہیں کچھ دوستوں کے اصرار پر اس کتاب کا عمرہ کے مسائل پر مشتمل حصہ شائع کیا جا رہا ہے بندہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے بندہ کی رہنمائی فرمائی اور چند اہم اصلاحات کی طرف بندہ کی توجہ فرمائی جس کی وجہ سے آج یہ کتاب آپ حضرات کے سامنے ہے۔
آپ تمام حضرات سے گزارش ہے کہ دوران عمرہ ہم سب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

فقط والسلام

سعد عبدالرزاق

جون ۲۰۱۳

چند ضروری باتیں

میرے عزیز بھائیو اور بہنوں! ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کر رہے ہیں سب سے پہلے کچھ اصطلاحی الفاظ کے معنی سمجھ لیں تاکہ کتاب کا سمجھنا اور ارکان کا ادا کرنا آسان ہو جائے۔ اکثر عمرہ کرنے والے چونکہ عربی نہیں سمجھتے، لہذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے، ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کیونکہ آئندہ اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تَبَعَ نُسُبَانَ اللّٰہِ کہنا۔

مکبیر: اللّٰہُ اکْبَر کہنا۔

تَلْبِيَةُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

جلیل: تِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا۔

آفاق: وہ شخص ہے، جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو، جیسے پاکستانی،
مصری، شامی، وغیرہ۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا
واجب ہے۔

میقاتی: میقات کا رہنے والا۔

حل: حدود حرم اور حدود میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں، کیونکہ
اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہوتی ہیں۔

حلی: حل کا رہنے والا۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی
حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا وغیرہ حرام

ہے۔

حرمی: وہ شخص جو حرم میں رہتا ہے، چاہے مکہ مکرمہ میں رہتا ہے، یا مکہ مکرمہ سے باہر حدود حرم میں۔

کئی: مکہ مکرمہ کا رہنے والا۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آجکل بیر علی کہتے ہیں۔

عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مردہ کی سعی کر کے بال منڈوانا یا کتر وادینا۔

احرام: کے معنی حرام کرنا، عمرہ کرنے والا جس وقت عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْاَعْمَدَ وَالْيَعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ پڑھتا ہے، تو اس پر چند حلال چیزیں احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں،

عام طور پر ان دو چاروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو احرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

محرم: احرام باندھنے والا۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے چچ میں ایک مقدس مکان ہے اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا تھا، پھر منہدم ہو جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے، پھر حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبد الملک نے، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح اور مرمت ہوتی رہی ہے، یہ مسلمانوں کا قبلہ ہے اور بڑا برکت اور مقدس مقام ہے۔ طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔ شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجر اسود: سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

استلام: حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا، یا حجر اسود کی طرف دور ہی سے صرف اشارہ کرنا۔

اضطہاع: احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

رمل: عمرہ کے طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

مقام ابراہیم: جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ

کردعا مانگنا مستنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا، تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں خرچ کیا جائے گا، لیکن حلال سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس ٹھنی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں، اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

رکن یحییٰ: بیت اللہ کا جنوب مغربی گوشہ جو یمن کی جانب ہے۔

رکن مرقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی طرف ہے۔

رکن شامی: بیت اللہ کا مغربی شمالی گوشہ جو شام کی طرف ہے۔

زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ، جسے حق تعالیٰ نے

اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسلعل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی: صفا اور مروئی کے درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف، ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

مسلمین انحصارین: صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو ہنز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے مرد دوڑ کر چلتے ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: سر کے بال منڈوانا۔

قصر: بال کتروانا۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے، بکری وغیرہ ذبح

کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

نقشہ افعال عمرہ

عمرہ کے مناسک فہرست کے طور پر ترتیب وار علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں، عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ اس فہرست کو عمرہ کے وقت ساتھ رکھے اور ہر عمل کے احکام، اس عمل کو کرتے ہوئے اس کے بیان میں دیکھ لے، اس فہرست میں صرف وہ افعال ذکر کئے گئے ہیں، جو شرط یا ارکان یا واجب ہیں، سنتوں اور مستحبات کو ذکر نہیں کیا گیا، ان کا ذکر ہر عمل کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔

عمرہ

صرف عمرہ کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام عمرہ	فرض
۲	طواف	فرض
۳	سعی	واجب
۴	سر منڈوانا یا کتر وانا	واجب

نوٹ: عمرہ کرنے والا سر منڈوانے یا ایک چوتھائی سر کے بال کٹوانے کے بعد عمرے کے احرام سے حلال ہو جائے گا، صرف چند بال کٹوا لینے کی صورت میں احرام نہیں کھلے گا۔

عورتیں اپنے سر کے تمام بال ایک جگہ جمع کر کے انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹ لیں یا کسی سے کٹوا لیں۔

عمرہ کا مختصر طریقہ

جب عمرہ کرنے والا اپنے گھر سے روانہ ہوتا ہے تو میقات تک اس کے اوپر عمرہ کے کوئی احکامات جاری نہیں ہوتے، میقات کے بعد سے عمرہ کے احکامات جاری ہوتے ہیں چاہے جس میقات سے گزرے اور اس کی مکہ مکرمہ جانے کی نیت ہو، اسے میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے (البتہ براہ راست مدینہ منورہ جانے کی صورت میں احرام نہیں باندھا جائے گا) یہ احرام مکہ معظمہ تک باندھا رہے گا، مکہ معظمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کریں، اس کے بعد سعی (مفاہرہ) کریں، سعی سے فارغ ہو کر اپنا سر منڈوالیں، عورتیں اپنے سر کے تمام بال ایک جگہ جمع کر کے انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹ لیں یا کسی سے کٹوالیں، بس اب آپ عمرہ سے فارغ ہیں، احرام کھل گیا، نمازیں پڑھیں، جماعت کا خاص خیال رکھیں، کثرت سے طواف کریں۔

احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا یا اس کے معنی اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کر لینا ہے، یعنی احرام کے شرعی معنی یہ ہوئے کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے سلعے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حجامت بنانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تکبیر کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے ممنوع اور حرام کر لینا۔

احرام باندھنے سے پہلے کے چند ضروری کام

احرام باندھنے سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں پڑوسی ہوں، کاروباری ہوں، ہم پیشہ ملازم ہوں غرض یہ کہ جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے، اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ہو سکے خلائی کی کوشش کریں، ہمارا اور آپ کا کام بس معافی مانگنا اور کمی کوتاہی کی حتی الامکان خلائی کی کوشش کرنا ہے۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیجئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کیلئے کیا گیا ہو۔
اپنے چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کر لیں، یاد رکھیں سچی توبہ کی تین شرطیں ہیں:

- اگر گناہ کے کام میں مبتلا ہے تو اسے، اسی وقت چھوڑ دے۔
- اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔
- اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی کی ہے تو توبہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کی عطا فی کی جائے۔

واجباتِ احرام

- ① سلعے ہوئے کپڑے شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا۔
- ② میقات سے احرام باندھنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، یہ احرام گھر سے چلتے وقت بھی باندھ سکتے ہیں، یاد رہے کہ میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا ہر حال میں واجب ہے، اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔
- ③ ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں بیروں کے ناخن کاٹ لے، بغل اور زیر ناف بال صاف کر لے اور صابن وغیرہ سے نہالے، تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے، غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام باندھنے کیلئے کر رہا ہوں، غسل یا وضو، احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہے، لیکن ان کو

بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے، احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے، البتہ رنگین بھی جائز ہے، ایک کپڑا بھی احرام میں کافی ہے، البتہ دو کپڑے سنت ہیں اور دو سے زائد بھی جائز ہیں، لیکن سلعے ہوئے نہ ہوں۔

احرام باندھنے کے بعد کے اعمال

اب مرد حضرات حجامت، صفائی اور غسل سے فارغ ہو کر کفن کی طرح دو چادریں باندھ لیں، ایک چادر ناف کے اوپر سے نیچے تک باندھیں اور دوسری چادر اوڑھ لیں دونوں بازو ڈھکے رہیں، پھر کنگھا کریں اور جسم پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبہ باقی نہ رہے اور ایسی چٹل پہن لیں جس میں پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی (جس پر جوتے کا قسمہ باندھا جاتا ہے) کھلی رہے، خواتین حسب معمول سلعے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ پہنی رہیں۔

یہ چادریں احرام کی ہیں احرام کی حالت میں مردوں کے لئے سلاہوا کپڑا پہننا منع ہے اور بغیر احرام کے میقات سے گزرنا منع ہے یہ میقات اللہ

کے گھر (بیت اللہ) میں جانے کیلئے پہلی چار دیواری ہے۔ اگر بغیر احرام کی نیت کئے میقات کی حدود سے آگے بڑھ گیا تو دم ادا کرنا ہوگا اور جان بوجھ کر ایسا کرنا حرام ہے۔

گھر سے روانگی

یاد رکھئے احرام چادروں کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے، دو چادریں جس کو عام طور پر احرام کہا جاتا ہے، یہ احرام کا لباس ہے، اس لئے احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو چادریں باندھ لیں ابھی نیت نہ کریں، سر ڈھانپ کر خوب خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت نفل احرام کے ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ سے اپنے لئے، اپنے عزیز و اقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کیلئے دعا مانگیں اب گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں، گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

ایئر پورٹ پہنچ کر جب جہاز کی پرواز یقینی ہو جائے، تو اب احرام کی نیت کر لیں اور اگر جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ اگر بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر گئے، تو دم دینا ہوگا۔

نیت

عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے مرد اپنے سر کو کھول لیں اور عورتیں احرام کا مخصوص نقاب ڈھانپ لیں، یاد رکھئے.....! احرام کی حالت میں بھی عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب اوڑھنے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے، جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی نہ ہو آج کل بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اب عمرہ کی نیت کیجئے اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں، ورنہ دل ہی دل

میں عمرے کی نیت کر لیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَاقْبَلْ مِنْیْهَا بِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

”اے اللہ میں آپکی رضا کیلئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں

آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری

طرف سے قبول فرمالیں۔“

نیت کرنے کے بعد مرد حضرات با آواز بلند اور خواتین آہستہ آواز میں

تلمیہ پڑھیں، تلمیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ

الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِیْكَ لَكَ

تلمیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا

پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضًاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

غَضَبِكَ وَالنَّارِ

”اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کے غصے

اور آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں“

نوٹ: خاص طور سے خیال رہے کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر احرام مکمل نہیں ہوتا۔

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے افضل ذکر ہے، اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ہر حالت میں دیوانہ وار تلبیہ پڑھتے رہیں، فضول گفتگو، اخبار و رسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال کم از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہوگی اور اگر جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو با وضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ چھوڑیں۔ یاد رکھئے!..... جس طرح آپ کا یہ سفر ایک عبادت کی غرض سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین عبادت ہے، جس کا چھوڑنا کسی حالت میں جائز نہیں۔

نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہو چکے ہیں، لہذا احرام کی ممنوعات سے بچیں۔

یاد رکھئے.....! ممنوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا زبردستی کوئی آپ کو مجبور کر دے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی، صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہو گا ممنوعات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں، بہتر ہے راستہ سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّتَنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيفًا
وَتَكْرِيْمًا وَمُهَابَةً وَزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوْ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيفًا

وَتَكْرِهِنَا وَتَعْظِيْنَا وَبِرًّا

”یا اللہ آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے
اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھئے، یا اللہ
اپنے اس گھر کی تعظیم و تکریم اور شرف و ہیبت زیادہ کر دیجئے اور جو
اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی تعظیم و تکریم اور شرف اور
ثواب کو بڑھا دیجئے“۔

افعال عمرہ

فرائض عمرہ : عمرہ میں دو فرض ہیں۔

① احرام۔

② طواف۔

واجبات عمرہ : عمرہ کے دو واجب ہیں۔

① صفا مروہ کی سعی کرنا۔

● حلق (بال منڈوانا) یا قصر (کم از کم ایک چوتھائی کنوانا)۔

طواف

طواف سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا ہے۔

واجبات طواف

- طہارت یعنی حیض و نفاس و جنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔
- ستر عورت یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔
- جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔
- داہنی طرف سے طواف شروع کرنا، یعنی تجرا سود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلنا۔
- حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔
- پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔
- ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

محرماتِ طواف

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں:

- ① حدیث اکبر یعنی جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے اور حدیث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا بھی حرام ہے۔
- ② اس قدر ستر کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا، جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔
- ③ بلا عذر سوار ہو کر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں کے بل چل کر یا الٹا ہو کر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔
- ④ طواف کرتے ہوئے حلیم کے پیچ سے گزرنا۔
- ⑤ طواف کا کوئی پتھر یا چٹکر کا کچھ حصہ ترک کر دینا۔
- ⑥ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

● بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصہ بھی ادا کرنا حرام ہے، لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجر اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

● طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہات طواف

● طواف کے دوران فضول، بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔

● خرید و فروخت کرنا یا خرید و فروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔

● ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔

● ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

● جس طواف میں رمل اور اضطباع سنت ہے، اس طواف میں رمل

اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا۔

● حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔

- ۱۰ حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔
- ۱۱ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔
- ۱۲ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑا ہونا۔
- ۱۳ دوران طواف کھانا کھانا۔
- ۱۴ دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں طواف کی دو رکعت نہ پڑھنا۔
- ۱۵ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔
- ۱۶ فرض نماز کی تکبیر و اقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔
- ۱۷ دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔
- ۱۸ طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

۱۰ پیشاب، پانخانہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۱ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۱۲ بلا عذر مجبوتا مکہن کر طواف کرنا۔

۱۳ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

طواف شروع کرنے سے پہلے

طواف کیلئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجر اسود کی طرف چلیں، حجر اسود کی سیدہ کے قریب پہنچ کر طواف کرنے والوں سے پیچھے ہٹ جائیں اور احرام کی چادر کے ایک سرے کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں اس طرح کے داہنا کندھا کھلا رہے، اسے اضطباع کہتے ہیں۔ اضطباع پورے طواف میں کرنا سنت ہے اگر کوئی اضطباع کرنا بھول جائے تو وہ اس سنت سے محروم رہا اور اس سنت کا کوئی بدل نہیں۔

طواف کی نیت

اب بیت اللہ کی طرف چہرہ کر لیں حجر اسود کی سیدھ کے بائیں طرف کھڑے ہو کر (اس طرح کہ حجر اسود بائیں جانب ہو) عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔ (زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کر لینا بھی کافی ہے)

اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھ کانوں تک بکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی بکبیر) کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرا دیں پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو، چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دے صرف اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گو یا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں پھر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَبِذَلِكَ التَّحَمُّدُ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ

عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

پڑھیں اور ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں۔

طواف کا طریقہ

حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر کھڑے کھڑے مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، عمرے کے طواف کے پہلے تین چکروں میں مردوں کیلئے رمل کرنا سنت ہے، رمل کا مطلب یہ ہے کہ اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے تیزی سے چلنا، جس طرح پہلوان اکھاڑے میں چلتا ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، دوران طواف نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا مانگتے رہیں اور ذکر کرتے رہیں، طواف میں حطیم کو جو در حقیقت کعبہ شریف کا حصہ ہے، ضرور شامل کریں ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔

ایک بات قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے

آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جما کر، طواف کی دعائیں پڑھنا، فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، خواہ کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں پھل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، یاد رکھئے جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو اس کے ذریعے اللہ سے مانگے، یا ذکر کرے، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

عَذَابَ النَّارِ

پھر حجر اسود کی سیدھ میں پانچویں اور حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح طواف کا ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد

جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں تو استلام کریں، تین چکروں کے بعد مرد رمل کرنا چھوڑ دیں اور عام انداز میں چلیں، سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہو گیا اب کندھے ڈھک لیں۔

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ طواف کے لئے با وضو رہنا شرط ہے بغیر وضو کے طواف نہیں ہوتا۔

عورتیں رمل اور اضطباع نہیں کریں گی۔

ملتزم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کر کے اب ملتزم پر آئیے اور یہاں آکر دونوں ہاتھ اوپر کر کے سینہ اور رخسار دیوار سے لگائیں اور خوب دعا کریں یہاں دعا قبول ہوتی ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھئے کہ چونکہ عام طور پر ملتزم پر خوشبو لگی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ

چٹیں بلکہ صرف وہاں کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔

ایک ضروری وضاحت: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں اور اسی سے چپے رہتے ہیں، جبکہ ملتزم پر جگہ خالی ہوتی ہے، درحقیقت ملتزم حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کی درمیانی دیوار کا نام ہے۔

طواف کی دو رکعت

اب مقام ابراہیم پر آئیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیم کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا اور اس وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا، انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ بھی ہوگا اور دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہوگا اس لئے مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں

مسئلہ: اگر نماز فجر یا نماز عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کر کے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کر لیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

آب زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہو کر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آب زم زم پینا مستحب ہے لیکن چونکہ اب زم زم کا کنواں بند کر دیا گیا ہے اور پورے حرم شریف میں کو لڑکھ دیے گئے ہیں وہاں آئے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خوب آب زم زم پئیں، شروع میں بِسْمِ اللہ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھیں اور یہ دعا مانگیں،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا

وَشَفَاءٌ لِّمَنْ كُنَّ دَاءٌ

”اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے

شفاء کامل کا سوال کرتا ہوں۔“

یاد رکھئے..... ازم زم کا پانی جس نیت سے پئیں گے وہ پوری کی جائے گی اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

اب سسی کیلئے صفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آنا اور حجر اسود کا نویں مرتبہ استلام کرنا مستحب ہے، پھر سسی کیلئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سسی کی نیت کریں۔

سسی اور احکام سسی

سسی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات ے چکر لگانے کو سسی کہتے ہیں۔

واجباتِ سعی

- ① سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت و حیض و نفاس (حدیث اکبر) سے پاک ہو۔
- ② سعی کے سات ۷ چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔
- ③ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔
- ④ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔
- ⑤ صفا اور مردہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا
- ⑥ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مردہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی

- ① سعی کرتے وقت اس طرح خرید و فروخت یا بات چیت کرنا، جس سے توجہ ہٹ جائے یا اذکار اور دعائیں پڑھنے سے مانع ہو یا تسلسل ترک

ہو جائے۔

۲ صفا اور مردہ کے اوپر نہ چڑھنا۔

۳ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔

۴ ستر عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ

چھپانا۔

۵ سعی میں میلین کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ باقی

جگہ تیزی سے چلنا۔

۶ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے

درپے) ہونے کے خلاف ہے۔ اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے درپے) ہونا یعنی طواف

سے فارغ ہو کر فوراً ہی سعی کے لئے لکھنا، سنت ہے۔

سعی کا طریقہ

سعی کیلئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

اے اللہ.....! میں آپ کی رضا کیلئے صفا مروہ کے درمیان سعی (سات چکر) کرتا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان کر دیں اور میری طرف سے قبول فرمائیے، پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تین مرتبہ اِیَادِہٖ تُو اِس طرَح دعا مانگیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗ لَہٗ الْمُلْكُ وَلَہٗ الْعَمْدُ
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَہُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعَدَهُ وَلَوْ عَصٰۤہُ عَنْہُ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهُ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی

کیلئے ملک ہے اور اسی کیلئے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور صرف تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی۔“

اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، پھر ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو چند قدم پہلے ہی مرد، درمیانی رفتار سے دوڑیں اور جب سبز ستون گزر جائیں تو پھر دوڑنا موقوف کر دیں اور حسب معمول چلیں البتہ خواتین ان ستونوں کے درمیان نہ دوڑیں بلکہ حسب معمول چلتی رہیں ان ستونوں کو میلین اخضرین کہتے ہیں ان کے درمیان اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَنَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ
الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

پھر جب مروہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور دعا مانگیں، جس

طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مردہ تک یہ ایک چکر ہو گیا پھر مردہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مردہ تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں، تو دوسرا چکر ہو گیا، اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مردہ پر پورا ہوگا۔

حلق یا قصر

سعی سے فارغ ہو کر مردہ پر آپ کو چند لوگ نظر آئیں گے جن کے ہاتھ میں چھوٹی سی قینچی ہوگی، وہ ایک انگل کے برابر بال کاٹ دیں گے۔
خبردار.....! آپ ایسا ہرگز نہ کیجئے اس سے احرام نہیں کھلے گا، مرد حضرات تمام سر کے بال منڈوائیں یا انگلی کے ایک پورے کے برابر سارے بال کتروائیں، منڈوانا افضل ہے، حلق یا قصر کی کم از کم مقدار چوتھائی سر ہے جو واجب ہے۔

خواتین کیلئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر

کتر وانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کمتر وانا واجب ہے۔

اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کر دیں جیسے غلاموں اور کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے تھے کہ ”اے میرے مولیٰ.....! یہ لیجئے میرے پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر مجھے اپنا بنا لیجئے اور مجھے توفیق بندگی عطا فرما دیجئے۔“

حلق یا قصر کروانے کے بعد اب آپ احرام سے حلال ہو چکے ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو چکی ہیں، اب آپ غسل کیجئے، خوشبو لگائیے، عمدہ لباس زیب تن کیجئے۔

مسئلہ: اگر حج یا عمرے کے تمام افعال سوائے حلق یا قصر کے ادا کر لئے ہیں تو عمرہ کرنے والے مرد اور عورتیں خود اپنا بھی حلق کر سکتے ہیں اور دوسروں کا بھی، اور اگر افعال پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتے ہیں نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن و خوبی مکمل ہو چکا ہے، اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو نفیست سمجھئے اور خوب عبادات، طواف، ذکر و اذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کیجئے، طواف کرنا سب سے افضل ہے، خوب طواف کیجئے اور اس کا ثواب اپنے عزیز و اقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو پہنچائیں، ہم سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی طواف کیجئے۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو محکم (مسجد عائشہ) یا جعرانہ جا کر احرام باندھیں اور افعال عمرہ کو اسی ترتیب سے ادا کریں جو بیان کی گئی، لیکن صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، بازار جانے اور لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچائیے۔

حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں عورت مرد کے دائیں بائیں یا آگے کھڑی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لئے حرم شریف میں نماز شروع کرتے ہوئے احتیاط کریں کہ آس پاس کوئی عورت نہ ہو اور باوجود احتیاط کے، اگر دوران نماز کوئی عورت قریب آ کر کھڑی ہو جائے، تو مرد کو چاہئے کہ ایک یا دو قدم آگے بڑھ جائے، ان شاء اللہ نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: جنفی فقہ کے مطابق عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہذا حرمین شریفین میں عصر کے بعد طواف، ذکر و دعا، درود شریف میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدا نخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ

کریں، بلکہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہو جائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: حرمین شریفین کے بعض مقامات پر سلفی علماء کے بیانات ہوتے ہیں اور وہ حضرات اپنے مسلک کے مطابق مسائل بیان کرتے ہیں، جو اکثر حنفی مسلک سے مطابقت نہیں رکھتے، اس لئے ان علماء کے بیانات سننے کی بجائے حنفی علماء سے استفادہ کیا جائے۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کیلئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقع پر اگر نماز جنازہ شروع ہو جائے، تو عورتیں شریک ہو سکتی ہیں، اس لئے عورتیں نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکنا، قرآن شریف پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا ٹکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ: حنفی فقہ میں دوران نماز آمین آہستہ آواز میں کہی جاتی ہے، حرمین شریفین میں چونکہ تمام مسالک کے لوگ موجود ہوتے ہیں، جن میں سے بعض بلند آواز سے آمین کہتے ہیں، ان کی دیکھا دیکھی میں بلند آواز سے آمین کہنے کی بجائے آمین آہستہ آواز ہی سے کہیں۔

مسئلہ: حنفی فقہ میں سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل نماز نہیں ہے۔

مسئلہ: محورتوں کیلئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں، جو گوشت فروخت ہوتا ہے:

- ① اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔
- ② یا وہ تازہ تو نہیں، لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔

③ یا اس کے جائز ہونے کی تصدیق کسی مستند مسلمان جماعت نے کر دی

ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

مدینہ منورہ کا سفر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّغْنٍ الْجُودِ وَالْكَرَمِ
مَنْبِجِ الْجَلَمِ وَالْحِكْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَتَبَارَكَ
وَسَلَّمَ

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

با خدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار

ہے کوئی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لاؤ لا، جو سرکارِ دو عالم، فخرِ موجودات، رحمتِ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر سکے؟ کون انکار کر سکتا ہے کہ ارب، ہا، ارب بے شمار ماؤں سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے، کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور ہم کو پروان چڑھایا،

اب ہمارا نصیب چاگا ہے اور ہم سب کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روضہ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جا رہا ہے اور ہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے ساتھ باعث تخلیق کائنات محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کیسی تکالیف امت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ایک دو سال نہیں، شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے، قدم مبارک کو اتنا لہولہاں کر دیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہو گیا تھا، اُحد میں دندان مبارک شہید کئے گئے، کفار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائی کاٹ) کر رکھا تھا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت، گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور

کس کے لئے برداشت فرمایا، صرف اور صرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔

دیکھئے اور سمجھئے.....! روضۃ الطہر پر پہنچنے سے قبل سنی سنائی رسی بے سند بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچائیے گا، خدا نخواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا ارتکاب نہ ہو جائے۔

ع با خدا دیوانہ ہاش و با محمد ہوشیار (صلی اللہ علیہ وسلم)
چودہ سو سال سے تو اتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شلبد عدل ہیں اور احادیث موجود ہے کہ مواجہہ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

بچپن سے جودل میں آرزو و حسرت کروٹ لیتی اور بے چین رہ سکتی تھی اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتے تھے،

میرے مولا بلا لودینے مجھے غم ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آ گیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے درخت، عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام باڈل بے قرار، چشم پر غم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں۔

مدینہ منورہ کی ایمان پرور فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گرد و نواح کی محبت اور علوشان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات، وحی الہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام، بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل اور تمام منتخب فرشتے بھی حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی مٹی (تربت) سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں پھیلی ہیں، فرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں کے مقامات ہیں اور خیر اور معجزات اور دلائل معجزات کے مشاہد ہیں لہذا ہم سب کو چاہئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم و تکریم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت و عظمت سے دل کو مرشار کر لیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے

شرف ہو رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سلام کو سن رہے ہیں، لہذا ہم سب کو چاہئے کہ لڑائی، جھگڑا، بد اخلاقی اور نامناسب قول و فعل سے پرہیز کریں۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے، کہ چھوٹی سے چھوٹی عفت بھی جہاں تک ممکن ہو سکے، چھوٹنے نہ پائے، یاد رکھئے.....! ایک عفت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کو ترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات اور عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کو عمل میں لائیں، غسل اور صفائی مکمل کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن کریں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں اپنے آپ کو سادگی سے آراستہ اور موزن کریں (لیکن تعینش اور دکھاوے کے جذبہ سے نہ ہو)، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، آہستہ آہستہ وقار کے ساتھ ڈرے، سہجے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہو جائے، قدم اٹھاتے ہوئے

مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہو تو افضل یہی ہے کہ باب
جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوا جائے اور وہاں قدم اندر رکھتے ہوئے

”بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

تَوَيْتُ الْاِغْتِكَافَ

یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہو سکے، تو سیدھے ریاض الجنتہ پہنچ
کر محراب میں یا اس کے سامنے میں یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے، دو رکعت
تحیۃ المسجد پڑھئے، اگر جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلایا نہ ہوئے
آگے بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا، جہاں جگہ مل جائے، وہیں پڑھ لیجئے تحیۃ
المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح جھنجھوڑ لیجئے،
غفلت و سستی سے بیدار ہو جائیے، جوش کی جگہ ہوش و حواس درست کر لیجئے،
نیت صحیح کر لیجئے۔

نظروں کو نیچا رکھیں آواز بلند نہ ہونے پائے، حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادب و احترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو زندگی میں تھا۔

سچ بتائیے، کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ قدسی میں اس طرح کا منظر پیش کرتے، جیسا کہ اب ہو رہا ہے، ہرگز نہیں۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آکر کھڑے ہو جانا، کہ سانس لینا دو بھر ہو جائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اظہارِ عقیدت اور محبت ہے؟ لہذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ سلام پڑھتے وقت شور و شغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سر ہانے کی طرف جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے، بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار

ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پُر نم ہوں، دل و نور محبت و عظمت میں دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، ادھر ادھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیے اور یہ تصور کیجئے کہ چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے، گھٹکیاں بندھ جاتی ہیں، ہچکیاں مچلتی ہیں، آواز رندہ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اٹھتی ہیں اور اپنے اُمتی کے دلوں پر سکون و طمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

عام طور پر طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ ذوق و شوق سے صرف ”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سنا ہے کہ جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلٰى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تلاوت

کی اور ستر مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں داخل ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ پر اکتفاء کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ اللہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ رَّسُوْلٍ اَللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

سَيِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمَحْجُوْلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَشِیْرُ السَّلَامِ

عَلَيْكَ يَا تَلِيذُ السَّلَامِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آرَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَسَائِرِ

عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلَّى

عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الدَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ

الْعَافِلُونَ وَصَلَّى عَلَيْكَ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلَّى عَلَيْكَ فِي الْآخِرِينَ

أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ وَأَطْيَبَ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ

أَجْمَعِينَ كَمَا اسْتَنْقَذَكَ بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَطَّرَكَ بِكَ مِنَ

الْعَمَى وَالْجَهَالَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ وَخَيْرُتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ

وَأَذْنَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَّصْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي الْمَوْحِقِ

جِهَادِهِ أَللَّهُمَّ اتِمِّمْ إِلَهُكَ مَا يَنْتَبِغِي أَنْ يَأْمُرَ الْأُمَلُونَ

یاد رکھئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر جا کر، آپ پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں، جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہو، یاد رہے تو سعد عبدالرزاق کا سلام بھی خدمت اقدس میں پیش کر دیجئے یہ آپ کا احسان ہوگا اور اللہ جل شانہ سے دعا کیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، اس کے بعد پھر بائیں طرف جگہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آجائیے اور اللہ جل شانہ سے خوب

دعا میں مانگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی دعا مانگئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادا نہیں کر سکتی، جیسا کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہ کی خوب حمد و ثناء کریں، یہاں کی حاضری کا اور اس کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کریں، پھر عاجزانہ، ذوق و شوق سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے، اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل و عیال کے لئے، اپنے عزیز و اقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہو اور تمام مسلمانوں کے لئے، زندوں کے لئے بھی، مہرودوں کے لئے بھی، خوب دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آئین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجنتہ میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ،

استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب و منبر پر، درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعا میں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لپیٹیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب سے باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، اس کے آگے آ کر اپنی نماز کی نیت باندھ لی، اس کو کہنی مار کر کھسکا دیا، وہ سجدہ میں گیا، تو اس پر سے پھاندتے ہوئے، نکل گئے یا جا گرے، یہ سب بہت معیوب حرکتیں ہیں۔

یوں تو حرمین شریفین کا تمام سفر ادب و احترام اور تقدس و طہارت کا متقاضی ہے، لیکن دربار حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، یہاں اُونچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب، پاخانہ کرنا بھی سوء ادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی فیبت نہ ہو، کسی کی تحفیف نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ ہو جائے، تو تو، میں میں نہ ہو، کوئی تکرار اور اکڑکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہیں، اہل مدینہ ہیں، اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے پائے، خرید و فروخت میں بھی یہ خیال رکھیے کہ میری طرف سے یہاں کے لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت، ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھیے..... کہ دینے والا کوئی اور ہے، وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں، اس کو دوسرے الفاظ میں توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جو توفیق کا آرزو مند نہیں۔

جب تک قیام کی منظوری ہو، بار بار خدمت اقدس میں، کھڑے، بیٹھے،

مواجهہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض
الجفۃ میں، ستونوں کے قریب، روضہ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور
محراب کے سامنے، ہر جگہ زانوئے ادب، تہہ کئے جوش سے زیادہ ہوش سے
، صلوٰۃ و سلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت و تعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور
جب رخصت کا وقت آئے تو انہیں خیالات اور عزائم کے ساتھ، با صد ہزاراں
حسرت و غم آنسوؤں سے چھلکتے ہوئے آنکھوں کے کٹورے ہوں اور دل
جدائی کے غم میں تڑپ رہا ہو، سارا وجود سسکیاں لے رہا ہو، پچکیاں بندھی
ہوں، بار بار حاضری کی درخواست ہو اور مواجهہ شریف پر آ کر کھڑے
ہو جائیے اور رخصت طلب کیجئے اور زبان پر

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفِرَاقُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہو اور اسی حالت میں باہر آ جائیے۔

المكتبة
الحمدية
1425 هـ